جلد ۲۹ | ۲ ماہ اخاء ۱۳۲۰ ہش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ | ۲ اکتوبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲۵

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ رمضان ۱۳۶۰ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام اور اخبار "زمیندار"

مولوی ظفر علی صاحب کی ایک نظم "ماتمکدہٴ ایران" کے عنوان سے ۲۳ ستمبر کے "زمیندار" میں شائع ہوئی ہے۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

خوب جی بھر کے ستمگار فلک نے دیکھا
ہم غریبوں کے سیہ خانے کا ویراں ہونا
برقِ تثلیث کا توحید کے گھر پر گرنا
ظلمتِ کفر میں ایمان کا پنہاں ہونا
طرۂ تاجِ رضا شاہ کا جھک جھک جانا
چاکِ داماںِ عجم تا بگریباں ہونا
صفِ ماتم کا عجم اور عرب میں بچھنا
ہند کے دیدۂ نمناک کا طوفاں ہونا
پہلوی کا اُدھر ایوانِ شہی سے جانا
اور طہران میں اِدھر حشر کا ساماں ہونا
خاکِ تحقیر کا شیراز کے سر پر اُڑنا
خون میں مشہد و تبریز کا غلطاں ہونا

ان اشعار میں مولوی ظفر علی صاحب نے اس افسوسناک واقعہ کے متعلق جن مختلف پیرایوں میں رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ اور جن پر ۱ سے ۱۰ تک نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔ وہ حقیقت پرستی نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ توحید کے گھر پر برقِ تثلیث کا گرنا۔ کفر کی ظلمت میں ایمان کا پنہاں ہونا۔ عرب و عجم میں صفِ ماتم بچھنا۔ ہند کے دیدۂ نمناک کا طوفان ہونا۔ طہران میں حشر کا ساماں ہونا۔ شیراز کے سر پر خاکِ تحقیر کا اڑنا۔ اور مشہد و تبریز کا خون میں غلطاں ہونا نہیں یعنی معنوں کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ بلکہ مولوی صاحب موصوف نے اس افسوسناک واقعہ کی سوگواری کے اظہار کے لئے یہ تمام استعارات استعمال کئے ہیں۔ اور بے حد مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ مولوی صاحب اس واقعہ کو اس رنگ میں بیان کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ سوال صرف ایک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

کو اس واقعہ پر چسپاں کر کے جب "الفضل" میں مدلل مضامین لکھے گئے۔ تو مولوی صاحب کا اخبار "زمیندار" اس سے تو انکار نہ کر سکا۔ کہ ایران کی حکومت میں "تزلزل" واقع ہو گیا ہے لیکن اس نے عذر پیش کر دیا۔ کہ کسریٰ چونکہ اب ایران کے بادشاہوں کو نہیں کہا جاتا۔ اس لئے اس الہام میں کسریٰ سے مراد ایران کا بادشاہ نہیں ہو سکتا ہم معاصر موصوف سے یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر رضا شاہ پہلوی کے تختِ ایران سے دست بردار ہونے کو "مشہد و تبریز کا خون میں غلطاں ہونا اور شیراز کے سر پر خاکِ تحقیر کا اڑنا" کہنا بجا ہے۔ اور اس واقعہ کی افسوسناکی۔ سوگواری اور ایران بلکہ عالمِ اسلام کی تذلیل کی وجہ سے ان استعارات میں بیان کرنا درست ہے۔ پھر اگر اس میں محض اسلام کی کسی مفروضہ شکست یا کمزوری کو توحید کے گھر پر برقِ تثلیث کا گرنا اور کفر کی ظلمت میں ایمان کا پنہاں ہو جانا قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو ایران کے تاج و تخت پر متمکن ہونے والے اور اسی کے انداز میں حکمرانی کرنے والے کو "کسریٰ" کے لقب سے ملقب کرنا کیوں ناموزوں خیال کیا جا سکتا ہے۔

غور فرمایئے۔ ایک معمولی سی مماثلت۔ اور مشابہت کی بناء پر مولوی ظفر علی صاحب اس واقعہ کو برقِ تثلیث کا توحید کے گھر پر گرنا اور ظلمتِ کفر میں ایمان کا پنہاں ہونا قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ ایران کو توحید کا گھر آج تک نہ کسی نے کہا۔ اور نہ لکھا۔ لیکن حکومتِ کسریٰ سے رضا شاہ پہلوی کی حکومت کو بہت بڑی مشابہت ہونے کے باوجود اسے ع

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

کا مصداق نہیں سمجھا جاتا۔ یہ صریح ہٹ دھرمی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

مسئلہ وراثت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ نبی تھے۔ تو آپ کی وراثت کیوں چلی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ لَا نُورِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ یعنی ہم جو کچھ چھوڑیں۔ اس کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا۔ وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ فرمایا۔ یہ عام قاعدہ نہیں۔ بلکہ صرف اپنی ذات کے لئے فرمایا کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوئے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ (النمل ع ۲) یعنی حضرت سلیمان اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے۔ اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام کی قرآن کریم میں دعا بیان ہوئی ہے۔ کہ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ (مریم ع ۱) یعنی اے خدا مجھے ایسا لڑکا دے۔ جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اسی وجہ سے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے وخالف الحسن البصری فی المسئلۃ العامۃ وقال ھذا الحکم مختص بنبینا صلے اللہ علیہ وسلم لقولہ تعالیٰ یرثنی ویرث من آل یعقوب... وقال ابن علیۃ ان ذالک لنبینا علیہ السلام وقال الامامیۃ ان جمیع الانبیاء یورثونا (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲)

یعنی حضرت حسن بصری اور امام ابن علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ وراثت کا نہ چلنا صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص ہے نہ کہ ہر ایک نبی کے لئے۔ اس کا ثبوت ایک حدیث سے بھی ملتا ہے۔ جب حضرت علیؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میں باغ فدک کے متعلق تنازعہ ہوا۔ اور وہ فیصلہ کے لئے حضرت عمر رضؓ کے پاس گئے۔ تو وہاں اور بھی بہت سے جلیل القدر صحابہ موجود تھے۔ اُن کے سامنے حضرت عمر رضؓ نے فرمایا۔ ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نورث ما ترکنا صدقۃ یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہٗ فقال الرھط قال ذالک (بخاری کتاب الفرائض) کیا تمہیں معلوم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم مورث نہیں بنائے جاتے بلکہ جو کچھ ہم چھوڑیں گے۔ وہ صدقہ ہوگا۔ اور اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے آپ کو لیا تھا۔ سب نے کہا ہاں آپ نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ ازواج مطہرات سے یہی بات کہی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یرید بذالک نفسہٗ (بخاری کتاب المغازی حدیث بنی نضیر) یعنی اس سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات تھی۔

حال میں احراری اخبار "زمزم" لاہور (۲۳ ستمبر) نے اپنے ایک مضمون میں جو "اسلام اور اشتراکیت" کے زیر عنوان شائع کیا ہے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ اس حدیث میں جو کچھ بیان کیا گیا وہ عام کلیہ نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"اموال فے پر حضور علیہ السلام کو مالکانہ اختیارات حاصل تھے۔ بایں معنی کہ آپ ان میں ہر قسم کا تصرف فرما سکتے تھے۔ بیع کر سکتے تھے وغیرہ۔ البتہ یہ اموال حضور علیہ السلام کے بعد محل میراث نہ تھے اور یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ سے (جن میں حضرت عباس و حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی تھے) فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو ترکہ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد حضور کی اپنی ذات گرامی تھی۔ جماعت صحابہ نے جواب دیا کہ بے شک حضور نے ایسا فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر رضؓ حضرت عباسؓ و حضرت علی رضؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تم دونوں کو معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایسا فرمایا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ بیشک حضور نے ایسا ہی فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ میں تم کو اس بارہ میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کیساتھ اس فے میں ایسی چیز کو خاص کیا ہے کہ جو کسی اور کو نہیں دی۔ پھر آپ نے آیت وما افاء اللہ پڑھی پھر فرمایا یہ اموال حضور علیہ السلام کیلئے خالصۃً تھے"

"زمزم" کا یہ اقتباس اس اعتراض کو بالکل دور کر دیتا ہے جو عام مسلمانوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقسیم جائیداد پر کیا جاتا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیکی ترکِ شر کا نام نہیں بلکہ کسبِ خیر کا نام ہے

"گناہوں کو چھوڑنا۔ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ذلیل کام ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں چوری نہیں کرتا۔ زنا نہیں کرتا۔ خون نہیں کرتا۔ یا اور فسق و فجور نہیں کرتا۔ تو کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتوں کا مرتکب نہیں۔ تو ان کے بدنتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے۔ کسی کو اس سے کیا۔ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا۔ اس قسم کی نیکی کو نیکی نہیں کہا کرتے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہاں مہمان گیا۔ بچارے میزبان نے بہت تواضع کی۔ تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے۔ احسان تو میرا آپ پر ہے۔ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہیں۔ اور کھانا وغیرہ تیار کروانے اور لانے میں دیر لگتی ہے۔ میں پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہوں چاہوں تو گھر کو آگ لگا دوں۔ یا آپ کا اور نقصان کر چھوڑدوں۔ تو اس میں آپ کا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے۔ تو یہ میرا اختیار ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا۔ ایسا خیال ایک بدآدمی کا ہوتا ہے۔ کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیوں سے بچنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائے ذی القربیٰ۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے۔ کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو۔ تو درجہ احسان کا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا۔ ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو۔ تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے۔ کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے۔ تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آئے" (البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

۲۹ رمضان المبارک اور تحریک جدید

(۱) "یاد رکھو! کوئی انسان دنیا میں ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ خدا اور اس کے دین کے لئے کسی انسان کی جان جانے کا موقعہ ہو۔ لیکن وہ اپنی جان بچانے کی فکر کرے۔ اسے کیا معلوم کہ مگر جانتے ہی خود بخود اس کی جان نکل جائے۔ ایک انسان کو شہادت کا موقعہ اللہ تعالےٰ دے مگر وہ اس سے بھاگے۔ تو کیا معلوم کہ وہاں سے ہٹتے ہی اس کا ہارٹ فیل ہو جائے۔ اور وہ مر جائے۔ خدا تعالےٰ تو اسے ایک قیمتی چیز بنانا چاہے۔ مگر وہ اس سے اپنے آپ کو بچائے لیکن آگے جا کر مردہ گدھے کی طرح گر پڑے"

(۲) اسی طرح مالی قربانی کے متعلق ہے۔ "ہر شخص اپنی زندگی میں دیکھ سکتا ہے۔ اور ہر ایک نے دیکھا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا روپیہ کبھی ضائع نہیں ہوا۔ بسا اوقات خرید و فروخت میں نقصان ہو جاتا ہے بعض اوقات کوئی جائیداد تباہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات فصلیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر موقعہ ملے۔ تو کیوں نہ اپنے اموال کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا جائے۔ تا اللہ تعالےٰ کی رضا تو حاصل ہو جائے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچ ہزاری فوج" کے وہ سپاہی جو مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور اب تک ساتویں سال کی رقم نہیں دے سکے۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد بار بار پڑھنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو دوست یکمشت نہیں دے سکتے۔ وہ دو قسطوں میں یعنی ایک قسط اکتوبر میں اور دوسری نومبر میں دے دیں۔ مگر وہ جو ۲۹ رمضان المبارک تک اپنی وعدہ کردہ رقم مرکز میں سو فیصدی داخل کر دیں گے۔ اور جن جماعتوں کے کارکن اس تاریخ تک اپنی جماعت کا چند

المسیح

قادیان ۳۰ ستمبر ۱۳۲۰ ہش۔ آج کو قت ۱۰ بجے دن کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پھوڑا کا اپریشن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب نے باوجود خود بیمار ہونے کے کامیابی کے ساتھ کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عاجل عطا فرمائے۔ اس وقت (ساڑھے پانچ بجے شام) حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ اور زخم میں کوئی تکلیف نہیں۔ نیز حضرت میر صاحب موصوف کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار حضرت اللہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کان میں شدید درد ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

کوئٹہ کے احمدی احباب بخیر و عافیت ہیں

کوئٹہ ۲۹ ستمبر (۷ بجکر ۲۰ منٹ شام) بابو فیض الحق خانصاحب نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار بنام "الفضل" ارسال کی ہے۔ زلزلہ کے زبردست اور شدید جھٹکوں نے کوئٹہ کو ہلا دیا ہے۔ صبح آٹھ بجے سے اب تک جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔ اموات کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ بعض زلزلہ پروف عمارتیں بھی شق ہو گئی ہیں۔ تمام احمدی احباب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ہماری مسجد

زیر تعمیر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

(۱)

قرآن مجید یقیناً خدا کی کتاب ہے۔ اور یقیناً وہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی اور انسان کی تصنیف نہیں۔ اور اس دعوٰے کے ہمارے پاس بیسیوں نہیں۔ سینکڑوں دلائل اور ثبوت ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس پاک و بزرگ کتاب میں آئندہ زمانہ کی خبریں دی گئی ہیں۔ اور کوئی شخص خواہ وُہ زمین کے تمام انسانوں سے افضل ہو۔ جیسے مکہ کا رسُول امینؐ۔ یا آسمان کے تمام فرشتوں کا سردار ہو۔ جیسے ساتویں آسمان کا جبریل امین۔ آئندہ کی خبر دینے سے عاجز بلکہ آئندہ کی خبر معلوم کرنے سے بھی ہمہ تن عاجز ہے۔ چنانچہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ ایک دفعہ بیسیوں بلکہ غالباً سینکڑوں صحابہ کی موجودگی میں آسمان کا جبریل امین۔ اور زمین کا رسول امین دونوں ایک مجلس میں استاد و شاگرد کی طرح آمنے سامنے بیٹھ کر سوال وجواب کرنے لگے۔ جب آئندہ کی خبروں کے علم کا ذکر چلا۔ تو مجیب نے سائل کو یوں جواب دیا۔ کہ

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا

اے جبریل آئندہ کی باتیں نہ میں

بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ

جانتا ہُوں نہ تُو جانتا ہے۔

بارگاہ الٰہی میں انتہائی عجز کا اظہار

سبحان اللہ عاجزی کا کیسا اظہار ہے۔ اور بے چارگی کی کیسی نمایاں مثال ہے کہ آسمان کا سب سے بڑا شخص اور زمین کا سب سے افضل انسان دونوں مل کر نہایت عاجزانہ اور خاشعانہ لہجہ میں اقرار کرتے ہیں کہ گو ہمیں اور سب کچھ آتا ہے۔ دین ہمیں سے نکلا۔ ہمیں نے ایمان کا بیج بویا۔ ہمارے ہاتھ سے ہی وُہ بار آور ہوا۔ سارے فرشتے اور تمام انسان ہماری اطاعت کے مکلف ہیں۔ خدا کے بعد اے جبریل تو فرشتوں میں۔ اور میں انسانوں میں سب سے افضل و اکمل ہیں۔ مگر اس علام الغیوب کے آگے کیسے عاجز اور بے چارہ ہیں کہ کل کی خبر۔ بلکہ کل کیا ہمیں تو اگلے گھنٹہ بلکہ اگلے منٹ۔ بلکہ اگلے سیکنڈ کا بھی علم نہیں۔ سبحان اللہ کیسی عاجزی اور کیسے خشوع اور کس درجہ تذلل کا اقرار ہے خدا کی قسم مجھے رونا آتا ہے۔ جب میں اس حدیث کو پڑھتا ہُوں۔ اور تصوّر میں لاتا ہُوں کہ تمام فرشتوں کا سردار انسانی شکل میں مجسم ہو کر مدینہ میں تمام انسانوں کے سردار کے سامنے دو زانو ہو کر سوال وجواب کرتے ہُوئے پوچھتا ہے۔ کہ حضور! قیامت کب ہوگی؟ اور حضور جواب دیتے ہیں کہ اے پوچھنے والے یہ تو غیب کی خبر ہے جو نہ تجھے معلوم اور نہ مجھے معلوم۔ مجھے رونا اس لئے آتا ہے۔ کہ جب سب سے افضل۔ اور سب کا سردار اور سب سے بہتر اور سب سے نیک۔ اور سب سے عالم۔ اور خدا کو سب سے زیادہ پیارا خدا کی بارگاہ میں عاجزی کا اقرار اور تذلل کا اظہار کرنے والا ہے۔ تو ہم نالائق کس گنتی میں ہیں؟ مگر افسوس کہ باوجود جہالت۔ کم علمی اور نالائقی کے اپنا علم جتانے اور اپنی قابلیت کا سکہ جمانے میں ہم سب سے آگے ہوتے ہیں۔ کیا ہی سچ فرمایا۔ حضرت امام مالک نے کہ حقیقی عالم وُہ ہے۔ جو سو سوالوں میں سے ننانوے کے جواب میں یوں کہے کہ مجھے ان کا جواب نہیں آتا۔ مگر ہماری یہ حالت ہے۔ کہ کسی سائل سے یہ کہنا کہ ہمیں یہ مسئلہ نہیں آتا۔ مر جانے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اور عالم کی یہ نشانی سمجھی جاتی ہے۔ کہ ہر سوال کا جواب ضرور دے۔ خواہ جواب آتا ہو۔ یا نہ آتا ہو۔ خواہ جواب صحیح ہو۔ یا غلط۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قرآن خدا تعالےٰ کی کتاب ہے

غرض ایک دلیل اس امر کی کہ قرآن خدا کی کتاب ہے۔ کسی انسان کی تصنیف نہیں یہ ہے۔ کہ اس میں قیامت تک کے واقعات اور خبریں بیسیوں نہیں سینکڑوں درج ہیں۔ جو تیرہ سو برس سے آج تک پوری ہوتی چلی آئیں اور آج سے قیامت تک پوری ہوتی چلی جائینگی لیکن اگر یہ کتاب کسی انسان کی تصنیف ہوتی تو اس میں غیب کے واقعات نہ ہوتے۔ اور اگر ہوتے بھی۔ تو وُہ اپنے وقت پر پورے نہ ہوتے اسی طرح قرآن مجید کی بے نظیر فصاحت اس کی بے مثال بلاغت اس کا نزول کے وقت عرب میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا کر دینا اس میں کسی صحیح علم کے خلاف کسی بات کا نہ ہونا اس کی غیر معمولی حفاظت۔ اس کی شریعت کا کامل ہونا۔ اس کی تعلیم کا عالمگیر ہونا اور باوجود ہزاروں مختلف حالات وارد ہونے کے اس میں اختلاف نہ ہونا۔ غرض بے شمار دلائل اس کے الہامی ہونے اور انسانی تصنیف نہ ہونے پر دیئے جا سکتے ہیں۔ جو دُنیا کی کسی آسمانی کتاب کو نصیب نہیں۔

قرآن کریم کی ترتیب

اس وقت جو مضمون میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وُہ اس پاک و برتر صحیفہ کی ترتیب ہے خدا کے پاک و وجیہ موُنہہ کی قسم کہ اس بے نظیر کتاب کے ہر مضمون میں ایسی ایسی ارفع اور عجیب وغریب مسحور کُن۔ اور موزوں و لطیف ترتیبیں نظر آتی ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر انسان عش عش کر اُٹھتا ہے اور اُسے یقین ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کتاب یقیناً خدا ہی کے پاک اور مقدس مُنہ سے نکلی ہے۔ کیونکہ انسانی دماغ اس کے خیال سے آدم زاد کا موُنہہ اس کے بولنے سے اور بشر کا قلم اُسے معرض تحریر میں لانے سے سراسر قاصر ہے۔ قرآن مجید کی ترتیبوں پر جب غور کیا جائے۔ تو ایک عجیب عالم نظر آتا ہے۔ کہ کہیں تو اس کی ترتیب زمانہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ یعنی جو واقعہ پہلے ہوا ہے اس کا ذکر پہلے ہوتا ہے۔ اور جو واقعہ بعد میں وقوع پذیر ہوتا ہے اس کا ذکر بعد میں کیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ترتیب یوں نہیں ہوتی۔ بلکہ واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے دی جاتی ہے۔ یعنی پہلے اہم پھر اُس سے کم پھر اس سے کم۔ لیکن کبھی اس کے برعکس ادنےٰ سے اعلیٰ اور غیر اہم سے اہم کی طرف قدم اٹھایا جاتا ہے۔ پھر کبھی محسوسات سے غیر محسوسات اور کبھی غیر محسوسات سے محسوسات کی طرف راہ اختیار کی جاتی ہے یا کبھی زمین سے پہاڑ۔ پہاڑ سے بادل اور بادل سے آسمان تک یعنی انتہائی پستی سے انتہائی بلندی تک اور کبھی اس کے برعکس اوپر سے نیچے تک راہ دکھائی جاتی ہے۔ غرض ایسی ایسی دلربا ترتیبیں اس کتاب اقدس میں ہیں۔ کہ پڑھ کر بے اختیار اسے چُومنے کو دل چاہتا ہے۔ کیا خوب فرمایا قرآن مجید کے جواہرات کو پرکھنے والے ایک جوہری نے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ایک مثال

اس مضمون میں بطور نمونہ قرآن مجید کی ایک ترتیب جو از بس لطیف اور از حد دلچسپ ہے پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سورہ والضحےٰ میں فرماتا ہے:-

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

کیا خدا نے تجھے بغیر سرپرست کے پا کر تجھے بہتر سے بہتر سرپرست عطا نہیں فرمایا؟

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی

اور تجھے صحیح راستہ کا متلاشی پا کر ایک صحیح راستہ تجھے نہیں دکھایا؟

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

اور تجھے بے سروسامان پا کر ہم نے تجھے امیر کبیر۔ اور سروسامان والا نہیں بنا دیا؟

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ

پس جب یہ سب کچھ سچ ہے۔ تو تیرے عہد میں یتیموں پر قہر نہ ہو۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اور کسی سائل کو دھتکارا نہ جائے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

اور جو انعامات تجھ پر خدا نے کئے ہیں اُن کا خوب چرچا کر۔

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے معنون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے آپ کی زندگی کے تین واقعات بیان کئے ہیں اور تینوں واقعات پر تین نصیحتیں حضور کو کی ہیں اب ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کلام کے اس حصہ میں کونسی ترتیب پائی جاتی ہے؟ کیا اہم سے غیر اہم۔ اعلیٰ سے ادنےٰ یا ادنےٰ سے اعلیٰ اور غیر اہم سے اہم کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ یا روحانیات سے جسمانیات کی طرف یا جسمانیات سے روحانیات کی طرف قدم اٹھایا گیا ہے۔ غرض ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس کلام میں کیا ترتیب ہے؟

سوجاننا چاہیئے۔ کہ باقی قرآن کی طرح یہ حصہ بھی بے ترتیب نہیں۔ بلکہ نہایت اعلیٰ اور دلکش ترتیب پر مشتمل ہے۔ اور وہ زمانی ترتیب ہے۔ یعنی واقعات اپنے وقوع کے زمانہ کے لحاظ سے ذکر کئے گئے ہیں۔ جو واقعہ پہلے ہوا وہ پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اور جو پیچھے ہوا وہ پیچھے بیان کیا گیا ہے اور اسی طرح تینوں نصیحتوں کی بھی یہی ترتیب ہے۔ کہ پہلے وہ نصیحت کی گئی ہے جو پہلے واقعہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور دوسری نصیحت دوسرے واقعہ سے اور تیسری نصیحت تیسرے واقعہ سے۔ پس کیا یہ کلام اور اس کی عجیب و غریب اور نہایت دلکش ترتیب دلالت نہیں کرتی۔ کہ یہ کلام زمین کے ایک انسان کا نہیں۔ بلکہ آسمان کے ذوالجلال والاکرام قادر مطلق بادشاہ کا ہے۔

اجمال کی تفصیل

تفصیل وہی اجمال کی یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی زندگی کے تین بڑے دور ہیں اول پیدائش سے دعوئے نبوت تک۔ دوم دعوئے نبوت سے ہجرت تک۔ سوم ہجرت سے وفات تک۔ چنانچہ بڑے بڑے مؤرخ اپنی کتابوں میں تاریخی واقعات بیان کرتے وقت یہی موٹی تقسیم اختیار کرتے ہیں۔ اور حضور کی زندگی کے تین دور تجویز کر کے ہر دور کے واقعات الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ پس حضور کی زندگی کے تین بڑے دور ہیں۔ اور ان آیات میں انہی تین دوروں کو مدنظر رکھ کر ہر دور کے حالات خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں۔

رسول کریمؐ کی زندگی کا پہلا دور

پہلا دور پیدائش سے دعوئے نبوت تک کا ہے۔ اس کے متعلق صرف ایک فقرہ میں سارا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ اور فرمایا

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ○

یعنی اے نبی تو یقیناً خدا کا مقبول بندہ ہے۔ اور خدا کو منظور ہے کہ تو باوجود سرپرستوں کے نہ رہنے کے پھر دنیا میں موجود رہے۔ کیونکہ ازل سے تیرے مقدر میں تھا کہ تو دنیا کا آخری اور کامل منجی ہو۔ تیرے بغیر دنیا میں ظلمت اور اندھیرا ہے۔ تو ہی ہے جس نے ساری دنیا کو روشن کرنا اور نجات دینا ہے۔ اور ثبوت اس امر کا یہ ہے کہ اگر تیری زندگی خدا کو پیاری نہ ہوتی۔ اور تیرا باقی رکھنا خدا کو مقصود نہ ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ باوجود گوناگوں مصیبتوں کے خدا نے ہر چکر سے تجھے باہر نکالا۔ اور ہر مصیبت سے تجھے مخلصی بخشی۔ اور تیری ہر مشکل کو اس نے دور کیا۔ اس جگہ خدا نے یتیم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور یتیم اسے کہتے ہیں جس کا باپ اسے بچپن میں چھوڑ کر فوت ہو جائے اور باپ چونکہ سرپرست ہوتا ہے۔ اس لئے حقیقت اس لفظ کے مفہوم کی یہ ہے کہ بچہ اپنے سرپرستوں سے محروم ہو جائے پس اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے نبی تو کبھی ضائع نہ ہوگا۔ تیرے مخالف تجھے اور تیرے سلسلہ کو کبھی معدوم نہ کر سکیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت تیرے مشن کو فنا نہ کر سکے گی۔ یہ ہمارا دعوےٰ ہے۔ اور اس دعوے کا ثبوت یہ ہے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ○

دادا کی سرپرستی میں

یعنی اگر تو ضائع ہونے والا وجود ہوتا تو تیری زندگی میں بیسیوں ایسے واقعات پیش آئے۔ کہ تو ضائع ہونے لگا تھا۔ مگر ہم نے تجھے بچا لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تو ضائع ہونے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ معدوم ہونے کے لئے تو ظہور پذیر ہوا۔ اور نہ تباہ و برباد ہونے کے لئے تیری ذات منصۂ شہود پر آئی۔ کیونکہ ہم نے دعوئے نبوت سے پہلے چالیس سالہ زندگی میں تجھے ہر ہلاکت سے بچایا۔ ہر مصیبت سے چھڑایا۔ اور ہر مشکل کو دور کیا۔ مثلاً تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تو تیرا باپ دو ماہ قبل تجھے حمل ہی میں چھوڑ کر فوت ہو چکا تھا۔ مگر کیا تو یتیمی میں ضائع ہو گیا۔ نہیں بلکہ **فَآوَىٰ** ہم نے تیرے دادا عبدالمطلب کو تیرا سرپرست بنایا اور سرپرست بھی ایسا کہ تو مکہ کے اس سب سے بڑے بارعب رئیس کے ساتھ اس کی پُرہیبت مسند پر اس کے پہلو بہ پہلو بیٹھتا۔ مگر تیرے جوان چچوں کو یہ جرأت نہ ہوتی۔ کہ وہ اپنے باپ کی مسند پر قدم بھی رکھ سکیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضور کے پیدا ہوتے ہی عبدالمطلب جو مکہ کا واحد مختار کل رئیس تھا۔ خود سیدہ آمنہ کے کمرہ میں جا کر اپنے نورانی پوتے کو اپنی گودی میں اٹھا کر سیدھا خانہ کعبہ میں لے گیا۔ وہاں خود اپنے ہاتھ سے گھٹی دی۔ اور حضور کا نام محمدؐ تجویز کیا۔ پھر بڑے بڑے اکابر اور عمائد جمع ہوئے۔ اور دادا نے اپنے پیارے پوتے کی مبارکبادیاں ان سے لیں۔ اور حضور کو آٹھ برس کی عمر تک براہ راست اپنی نگرانی میں لیا۔ حالانکہ عبدالمطلب کے گیارہ جوان بیٹے موجود تھے مگر جو پیار و محبت اور قرب پوتے کو حاصل تھا۔ وہ حقیقی بیٹوں کے لئے بھی جائے رشک تھا لکھا ہے کہ اگر کوئی ناواقف شخص حضور سے کہتا کہ آپ دادا کی مسند پر نہ بیٹھیں۔ تو عبدالمطلب اسے روک دیتے۔ اور کہتے کہ اسے میرے پاس آنے سے مت روکو۔ پس کیسی آب و تاب سے یہ آیت حضور کی زندگی پر چسپاں ہوتی ہے کہ

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ○

یعنی ہم نے تجھے بغیر سرپرست کے پایا۔ مگر یہ حالت قائم نہ رہی۔ بلکہ تجھے فوراً بہتر سے بہتر سرپرست عطا فرمایا۔

جاننا چاہیئے کہ **فَآوَىٰ** کی ف عربی زبان کی رو سے یہ معنی دیتی ہے۔ کہ غیر سرپرستی کی حالت دیر تک نہ رہی بلکہ ادھر غیر سرپرستی ہوئی۔ اور ادھر بہتر سے بہتر سرپرست دے دیا گیا۔ چنانچہ واقعات بھی یہی بتاتے ہیں۔ کہ حضور ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تو چونکہ باپ فوت ہو چکا تھا۔ اس لئے حضور کے سر پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ مگر ادھر پیدائش ہوئی۔ ادھر دادا جیسا مالدار رئیس محبت کرنے والا سرپرست آیا۔ اور گود میں اٹھا کر خانہ کعبہ میں لے گیا۔

چچا کی سرپرستی میں

پھر جب حضور کی عمر آٹھ برس کی ہوئی تو دادا کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور حضور پھر ایک دفعہ بغیر سرپرست کے رہ گئے۔ مگر یہ حالت بھی فوراً دور ہو گئی۔ اور حضور کو آپ کا سب سے بڑا چچا جو عبدالمطلب کے بعد مکہ کا رئیس بن گیا تھا اپنے گھر لے گیا۔ اور حضور کی وہ سرپرستی کی کہ ہم مسلمانوں کا رواں رواں قیامت تک اس کا شکر کرتا رہے گا۔ ابو طالب کو حضور سے ایسی محبت تھی۔ کہ ابھی حضور ۹ برس کے تھے۔ کہ ابو طالب کو ملک شام کا سفر درپیش ہوا۔ ابو طالب نے اس سفر میں اپنے کسی بیٹے کو ہمراہ نہ لیا۔ بلکہ صرف حضور کو اپنے ہمراہ لیا۔ چنانچہ حضور ہر سفر و حضر میں اپنے شفیق و مشفق چچا کے ساتھ رہے۔ اور چچا کو اپنے بیٹوں سے وہ محبت نہ تھی۔ جو اسے حضور سے تھی۔ اور ابو طالب کی یہ سرپرستی دعوئے نبوت بلکہ اس کے بعد کئی سال تک جاری رہی۔

مالی سرپرستی

لیکن باوجود رئیس ہونے کے ابو طالب کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ اس لئے خدا نے حضور کی مالی سرپرستی کا بھی انتظام کر دیا۔ اور وہ اس طرح کہ طیبہ طاہرہ مقدسہ خدیجہ جو ایک نہایت عقلمند اور نہایت مالدار بیوہ تھیں۔ انہوں نے پہلے تو حضور کو اپنی تجارت کے سلسلہ میں منسلک کیا۔ پھر حضور کی خوبیاں دیکھ کر حضور سے شادی کر لی۔ جبکہ وہ چالیس سال اور حضور پچیس سال کے تھے۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ایسی مالی سرپرستی فرمائی۔ کہ حضور معاش کی طرف سے بالکل فارغ و سبکدوش ہو گئے۔ اور سیدہ خدیجہ نے اپنی زندگی بھر یعنی دعوئے نبوت کے آٹھ سال بعد تک حضور پر اپنا بے شمار مال خرچ کر کے کبھی حضور کو گذارہ کی طرف سے متفکر نہ ہونے دیا۔ پس اس نہایت مالدار خاتون نے ۲۳ سال تک حضور کی وہ مالی سرپرستی کی کہ ہم مسلمانوں کی ہڈیاں بھی قبر میں اس کی شکرگزار رہیں گی۔ غرض پیدائش سے دعوئے نبوت تک یعنی چالیس سال کے لمبے عرصہ تک خدا تعالےٰ نے سرپرستی فرمائی۔ اور جب کوئی سرپرست غائب ہوا فوراً بلا توقف ایک دوسرا سرپرست بلکہ پہلے سے بہتر سرپرست حضور کو عطا فرمایا کیوں نہ ہو جبکہ وہ خود فرماتا ہے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ

یعنی جب کبھی تو بغیر سرپرست کے ہوا ہم نے فوراً بلا توقف تجھے بہتر سرپرست عطا کیا۔

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمائیں

گذشتہ سے پیوستہ

ذیل میں ان احباب کے اسماء کی فہرست درج ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب اچھی طرح نوٹ فرمائیں۔ کہ اگر انکی طرف سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع نہ پہنچی تو ان کے نام ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو دی۔پی۔ ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم دوستوں کی خدمت میں بعد منت و سماجت عرض کر چکے ہیں۔ کہ اگر دی۔پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دیدی جائے تا دفتر دی۔پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن افسوس بعض احباب پر ہماری التجاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت ادائیگی کریں گے۔ اور جب دی۔پی جائیگا۔ تو اسے بھی وصول نہ کرینگے لیکن اگر اسکے نتیجہ میں پرچہ روک دیا جائے۔ تو پھر گلہ و شکوہ کا باب کھول دیں گے۔ موجودہ حالت میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ایسے احباب خدارا اس طریق عمل کو ترک نہ فرمائیں گے "مینجر"

۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک علاؤ الرحمن صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ - ماسٹر فیض الٰہی صاحب
۱۲۳۸۶ - میاں عبد العزیز صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۴۸۶ - محمد حیات صاحب
۱۲۴۹۲ - چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۰۵ - مولا بخش صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۵۹ - چوہدری عبد الاحد صاحب

۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۲۲ - حافظ معین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خاں صاحب
۱۳۰۱۶ - قریشی عبد الحمید صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد ناصر صاحب
۱۴۱۹۵ - میاں عبد الحق صاحب
۱۴۲۱۷ - چوہدری عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۳۲۵ - فیض الحق صاحب
۱۴۴۶۵ - قاضی عبد الرشید صاحب
۱۴۴۵۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۲۳ - منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۴۳ - میاں احسان الٰہی صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب

۱۴۵۸۲ - غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - برکت علی صاحب
۱۴۵۸۷ - قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس ایم زکریہ صاحب
۱۴۶۰۱ - عبد الصمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبد السلام صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خان صاحب
۱۴۶۶۴ - غلام احمد خان صاحب
۱۴۶۸۸ - جی۔ یو۔ صوفی صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۰۹ - چوہدری محمد حسن صاحب
۱۴۷۱۱ - عبد الحی صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۴۵ - میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب

۱۴۷۸۰ - شیخ عبد الرحیم صاحب
۱۴۸۱۱ - ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۱۴۸۴۰ - ہدایت علی شاہ صاحب
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۴۸۷۱ - سید نذیر حسین صاحب
۱۴۸۸۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۱۹ - شیخ عبد الغنی صاحب
۱۴۹۴۹ - چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۴۹۸۴ - عبد الکریم صاحب
۱۴۹۸۰ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب

۱۴۹۹۹ - مولوی محمد علی صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۹۷ - میاں ایوب شاہ صاحب
۱۵۱۰۳ - ملک منیر احمد صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم علی صاحب

۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۵۵ - چوہدری حاجی احمد صاحب
(باقی)

اعلیٰ اخلاق کا تقاضا یہ ہے
کوئی شخص دوسرے سے مانگ کر اخبار نہ پڑھے

خطبہ نمبر ہندو مسلم لیڈروں کے نام جاری کرائیے

گذشتہ سال بہت سے احباب نے ہندوستان کے قریباً تمام ہندو مسلم لیڈروں کے نام "الفضل" کا خطبہ نمبر جاری کرایا تھا۔ ان لیڈروں میں گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لعل صاحب نہرو۔ پنڈت مالویہ جی۔ مولانا ابو الکلام صاحب۔ مسٹر جناح تک بھی شامل تھے۔ ان اور دوسرے تمام لیڈروں کے نام سارا سال خطبہ نمبر جاتا رہا۔ اور وہ اس کا مطالعہ کرتے رہے۔ اب پھر اس سلسلہ کو جاری کرنا چاہیئے پس احباب دو روپے سالانہ بھیجکر جس لیڈر کا نام لکھیں۔ ان کو ایک سال تک خطبہ نمبر بھیجا جائے گا۔ (مینیجر)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرماویں۔ اگر خریدار نہیں۔ تو خریدار بنیں۔

الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے اب تو کسی احمدی کو اسکی خریداری سے محروم نہ رہنا چاہیئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کوئٹہ ۲۹ ستمبر آج صبح آٹھ بج کر چار منٹ پر یہاں بھونچال کے شدید جھٹکے آئے۔ جو تقریباً ۵ سیکنڈ تک جاری رہے۔ گڑگڑاہٹ کی زبردست آواز پیدا ہوئی۔ اور مکانات لرز اٹھے۔ ایک منٹ کے بعد پھر جھٹکا آیا۔ اور اسی طرح ساڑھے پانچ بجے شام تک اٹھارہ جھٹکے آئے۔ لوگ گھبرا کر مکانوں سے باہر کھلے میدانوں میں نکل آئے۔ پانی کے نل پھٹ گئے۔ بجلی تار اور ٹیلیفون کے سلسلے ٹوٹ گئے۔ جو جلد درست کر لئے گئے۔ تار کا دفتر ایک خیمہ میں کھول دیا گیا نیز ملازمین کی رہائش کا انتظام بھی خیموں میں کر دیا گیا۔ چمن۔ سبی۔ مچھ اور نواحی دیہات میں بھی جھٹکے محسوس ہوئے۔ اور کئی مکان تباہ ہو گئے۔ اگرچہ کوئٹہ میں مکانات گرے کم ہیں۔ مگر نقصان کافی پہنچا ہے

شملہ ۳۰ ستمبر حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ گندم پر درآمد کی ڈیوٹی جو اس وقت ایک روپیہ ایک آنہ سات پائی فی من ہے کم کر کے صرف ایک آنہ ساڑھے پانچ پائی فی من کر دی گئی ہے گندم کی گرانی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ایک مطالبہ کو ایسے وقت میں پورا کرنا پڑا۔ جب خود ہندوستان میں فالتو گندم موجود نہ تھی۔ درآمد پر محصول میں کمی کرتے وقت آسٹریلیا کے نرخ اور وہاں سے درآمد کے خرچ کا اندازہ کر لیا گیا ہے حکومت جب مناسب سمجھے اس محصول کو بڑھا دیگی

ناگپور ۲۹ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ امراؤتی میں ایک شخص نے خودکشی کی کوشش کی مگر اسے فرقہ وار حملہ قرار دیدیا گیا۔ اس پر شہر میں اکا دکا فرقہ وار حملے شروع ہو گئے۔ تین اشخاص ہلاک اور ۶۹ زخمی ہوئے۔ ۸ اشدید مجروح ہوئے۔ دو آدمیوں پر تیزاب پھینکا گیا۔ دو دکانیں لوٹ لی گئیں۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۹ ستمبر مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مسلم لیگ پارٹی ایران کی صورت حال پر بحث کے لئے تحریک التواء پیش کرنا چاہتی ہے۔ مگر یقینی ہے کہ اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیدیا جائے گا۔

لنڈن ۲۹ ستمبر کل رات جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان اور مغربی ویلز کے ساحلی علاقہ پر بمباری کی۔ ایک جگہ بعض آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ دو مقامات پر کچھ نقصان بھی ہوا۔

چنگکنگ ۲۹ ستمبر چین کی قومی حکومت کے منسٹر یال نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ ہونان کے صدر مقام چنگشا پر قبضہ کا جو دعویٰ جاپانی ہائی کمانڈ نے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ چینی فوجیں تا حال شہر کی حفاظت کر رہی ہیں۔

ٹوکیو ۲۹ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی پیراشوٹوں نے چوچو کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو چنگشا سے پچاس میل مغرب میں ہے

واشنگٹن ۲۹ ستمبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت کے ایک ایکسپرٹ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ یوکرین پر نازی قبضہ کی وجہ سے روس میں خوراک کی کمی ہو گئی ہے۔ امریکہ کو چاہیئے۔ اسے ایران اور ولاڈی واسٹک کی راہ سے خوراک بہم پہنچائے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر جرمنوں نے کریمیا میں ریلوے اور سڑکوں پر وسیع پیمانہ پر بمباری کی۔ مگر انہیں خاکنائے پیری کوپ میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ سویڈن کے اخباروں نے لکھا ہے کہ کریمیا چل رہا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈینیپر دوسک کے شمال مشرق میں تین روسی فوجوں کو گھیر کر تباہ کر دیا گیا۔ تیرہ ہزار روسی فوج محصور کر لی گئی ہے۔ جرمن طیاروں نے لینن گراڈ اور ماسکو میں اہم فوجی مقامات پر بمباری کی۔ اور جرمن آبدوزوں نے ۱۲ روسی جہاز ڈبو دیئے مگر سوویٹ ہائی کمانڈ کا بیان ہے۔ کہ جنوبی محاذ پر رومانوی فوج کے تین ڈویژن تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ کریمیا پر زبردست بحری اور ہوائی حملہ کرنے کے لئے جرمن فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ پیراشوٹ اتارے جا رہے ہیں۔ جرمنوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ کریمیا کو دوسرا اڈیسہ نہ بننے دیا جائے گا۔ لینن گراڈ کے متعلق جرمنوں نے کوئی تازہ دعویٰ نہیں کیا تاہم یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے حفاظتی انتظامات مضبوط تر کر دیئے گئے ہیں۔ جرمن اعلان مظہر ہے۔ کہ بیس میل مغرب میں ایک مقام پر انہوں نے شدید بمباری کی۔

طہران ۲۹ ستمبر جنرل ویول یہاں اس غرض سے آئے ہیں۔ کہ روسی کمانڈر انچیف سے مل کر ایران کی مشترکہ حفاظت کے سوال پر غور کریں۔ نیز اس راستہ سے روس کو سپلائی کے سوال پر بھی آپ غور کریں گے۔ روس اور ایران کے مابین ریلوے لائن کی درستی کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ سڑکوں کو بہتر بنانے کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ اگر مناسب انتظامات ہو گئے۔ تو جنرل موصوف کاکیشیا کے روسی کمانڈر انچیف سے بھی ملیں گے۔ آپ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ برطانی اور روسی فوجوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ربط قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاکیشیا کے لئے کوئی الگ فوج تیار رکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کہا میرا خیال ہے جرمن بحیرہ اسود کے کناروں سے آگے نہیں بڑھ سکینگے

لنڈن ۲۹ ستمبر فن لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہماری جنگ اس وقت تک ختم نہ ہو گی۔ جب تک کہ بالشوازم کا بھوت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ ہو جائے ہم نے روسیوں کو اپنی سرحدوں سے نکال دیا ہے۔

چنگکنگ ۲۹ ستمبر چینی ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے اپنے ایک ہزار چینی فوجی افسروں کو غیر مسلح کر کے گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے چین کے قومی سپاہیوں سے مل کر نانکنگ شنگھائی ریلوے کا ایک حصہ بموں سے تباہ کرا دیا۔

چنگکنگ ۲۹ ستمبر وشی گورنمنٹ نے جنرل ڈینٹز سابق گورنر جنرل شام کو ہند چینی کا گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔

سری نگر ۲۹ ستمبر حکومت ہند کے ایجوکیشنل نے ایجوکیشنل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں اس وقت جو طریق تعلیم ہے۔ اسے مکمل طور پر بدلنے کی ضرورت ہے تعلیم ایسی ہونی چاہیئے۔ جو قوم کی تمدنی اور اقتصادی ضروریات کو پورا کر سکے۔

سیالکوٹ ۲۹ ستمبر کمیونسٹ لٹریچر کی تلاش میں پولیس نے مجلس احرار کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ ایک گھنٹہ کی تلاشی کے بعد کچھ لٹریچر برآمد ہوا مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی

انقرہ ۲۹ ستمبر ماسکو میں تین طاقتوں کی کانفرنس شروع ہے جو ایک ہفتہ جاری رہے گی۔ برطانیہ اور روس کی طرف سے کاکیشیا کے مشترکہ ڈیفنس کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

انقرہ ۲۹ ستمبر بلغاریہ کے شاہ بورس نے اپنی داخلی اور خارجی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ بلغاریہ روس کے ساتھ جنگ نہیں کریگا۔

ترنتارن ۲۹ ستمبر گندم دڑہ ۳/۱۴/۶ ۵/۹ /۱۶/ ۴/۱ بنولے نئے ۳/۱/۰/۶ روئی تگانٹھ -/۱/۰ توریہ ۴/۲/۰ امرتسر میں سونا ۴۳/۱۰/۰ چاندی ۶۳/۶/۰ پونڈ ۲۸/۱۰/۰

شملہ ۲۹ ستمبر وزیر اعظم اور پنجاب کے دوسرے وزراء نے گورنر پنجاب کو ٹی پارٹی دی سر سکندر حیات خاں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ان خطرات کا ذکر کیا۔ جو جرمن پیشقدمی سے پیدا ہو سکتے ہیں اور کہا کہ ہمیں لاکھوں کی تعداد میں بھرتی ہونا چاہیئے۔ پنجاب نے گزشتہ دو سالوں میں پانچ کروڑ روپیہ ڈیفنس کے قرضہ میں دیا ہے۔ اور وائسرائے کے جنگی فنڈ میں ۷۵ لاکھ۔ پنجاب غیر مشروط طور پر برطانیہ کی مدد کرے گا۔ گورنر صاحب نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ جنگ کے بعد مستحق پنجابی سپاہیوں کو زمینیں دی جائیں گی۔

اوٹاوہ ۲۹ ستمبر حکومت کینیڈا نے حکم دیا ہے کہ آئندہ خاص اجازت حاصل کئے بغیر جاپان اور مانچوکو سے کوئی مال کینیڈا میں درآمد کرنے کی ممانعت ہے۔

دہلی ۲۹ ستمبر حکومت ہند کے فوجی وردیوں کی تیاری کے محکمہ کے ماتحت اس وقت دس ہزار درزی کام کر رہے ہیں اور ابھی اس میں توسیع کی جا رہی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی